(۲۷)

غایتِ صلوٰۃ

ابو عبداللہ

(ہمارا عزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم الله،الحمد لله، والصلاۃ والسلام علی رسول الله

دین کا نقطہ آغاز ''ایمان ومعرفت'' ہے جس سے قلب میں ''شکرومحبت'' کے جذبات پیدا ہوتے ہیں،اورنمازاس شکرومحبت کا اولین مظہراوردین کا سرچشمہ ہے۔انسان سے اصل چیز جواللہ کومطلوب ہے وہ ''عبادت'' ہی ہے،دیکھئے(الذاریات:۵۶)،جبکہ باقی ماندہ دین عبادت کا ''تقاضا'' ہے۔یعنی عبادت کا تقاضا ہے کہ ہمارے نظریات ،ہمارے اخلاقیات ومعاملات درست ہونے چاہئیں۔عبادات میں سے سب سے اہم عبادت ''نماز'' ہے۔یہ وہ بنیادی عبادت ہے جسکے پنجگانہ تکرار سے انسان اپنے رب سے اپنا تعلق تروتازہ کرکے اپنی روح کی آبیاری کرکے باطن کی پاکیزگی حاصل کرتارہتا ہے۔جس کی زندگی سے نمازنکل گئی اس کا قلب مردہ ہوگیا۔

نماز کی غایت

نمازہم پرکیوں فرض کی گئی ہے؟اسکے درج ذیل پانچ بنیادی مقاصد ہیں:

(۱)۔بُلاوے پرحاضری(Lubaik)، (۲)۔اعضائے بدن کومطیع وفرمانبردار بنانا،(۳)۔دین کے بنیادی تقاضوں کےقول وقرار سے راہِ نجات پرقائم رہنا،(۴)۔یادِالٰہی سے قلوب کی گرمائش اورتزکیہ نفس، (۵)۔اہل اسلام کی باہم اتحادویکجہتی۔

ان کے علاوہ: بُرائی میں رکاوٹ،گناہوں کا کفارہ،جسمانی طہارت اور اعضا کی فٹنس(Fitness)سمیت بہت سے دیگرفائدے بھی ہیں۔

اب مذکورہ پانچ بنیادی مقاصدپرمختصراً آگاہی پیش خدمت ہے:

(۱)۔بُلاوے پرحاضری: صلوٰۃ جسکے معنی لغت میں کسی چیز کی طرف بڑھنے کے ہیں۔بندہ شکرومحبت کے جذبات سے معمور ہوکراپنے معبود کی طرف لپکتا ہے۔یعنی یہ دیکھنا مقصود ہے کہ بُلاوے پر کون مشاغل ومصروفیات کوترک کرکے آقا کے حکم کی تعمیل پرلبیک کہتے ہوئےفکرمندی کے ساتھ فوراًبارگاہِ خداوندی میں حاضرہوجاتا ہےاورکون بےحس اوربےسُدھ دنیاکےمشاغل میں منہمک رہتا ہے۔جوخوش نصیب ایمان کی حقیقی دولت سے سیراب ہوجاتے ہیں،وہ نمازوں کو ضائع نہیں کرتے بلکہ اپنی قیمتی اشیاء سے بڑھ کرنماز کی حفاظت کرتے ہیں،جیسا کہ اہل ایمان

کی بابت ارشاد ہوا:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ o﴾ (المومنون:23:آیت:9)

''اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔''

﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ o﴾ (المعارج:70:آیت:23)

''وہ لوگ جو نمازوں پر مداومت (ہمیشگی) اختیار کرنے والے ہیں۔''

(۲)۔**اعضائے بدن کو مطیع وفرمانبردار بنانا:** دوسرا بڑا مقصد یہ ہے کہ نماز کے مناسک (قیام، سجدہ ورکوع)... کی درست ادائیگی کے ذریعے جسم کو مطیع وفرمانبردار بنایا جائے۔ دست بستا قیام، اٹھنا، بیٹھنا، جھکنا، سجدہ کرنا.... یہ سب اداؤں کی زبان میں بندے کا اپنے رب کے ساتھ قول وقرار ہے کہ اس نے اپنے آپ کو اپنے خالق ومالک کے رُوبرو پیش کر دیا ہے۔ اس نے اپنے اعضائے بدن کو اللہ کے حکم کے تابع کر دیا ہے۔ یہ ادائیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ جس طرح نماز کے اندر بندہ اپنے رب کے حکم کے تابع ہو گیا ہے، مسجد اور نماز سے باہر والی چوبیس گھنٹے کی زندگی بھی اللہ کے حکم کے تابع رہے گی۔ لیکن نماز میں تو اعضائے بدن کو جھکا دینا، لیکن باقی زندگی اللہ کی حدود کے تابع نہ ہونے کا مطلب یہ کہ ہم نے حقیقی معنوں میں قیام، سجدہ ورکوع.... کیا ہی نہیں، اللہ کے سامنے جھکے ہی نہیں، بلکہ محض نقالی کی ہے۔ آدمی کا رکوع اور سجدہ تو دراصل اس بات کا عملی اقرار ہے کہ اس نے پوری زندگی اللہ کے سپرد کر دی ہے۔ اس نے اپنے وجود اور اثاثے کو اللہ کے آگے ڈال دیا ہے۔ جس کی مسجد کی نماز اس کی پوری زندگی نہیں بن سکی تو اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ ابھی نماز کی حقیقت یعنی صلوٰۃ خشوع سے محروم ہے۔ اللہ ہمیں حقیقی معنوں میں نماز کی غایت کو پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(۳)۔**دین کے بنیادی تقاضوں کا قول قرار:** نماز کا تیسرا بڑا ہدف نماز میں موجود مواد (Matter) کے معنی ومفہوم سے آشنا ہو کر دین وایمان کے بنیادی تقاضوں پر قائم رہنا۔ یہی صلوٰۃ کی اصل غایت ہے۔ نماز میں موجود مواد: سورہ فاتحہ (جو پورے دین کا خلاصہ ہے)، تسبیحات، تکبیرات اور تشہد.... میں موجود تقاضوں کے قول قرار کو اگر واقعتاً تسلیم کر لیا جائے تو شرک سمیت دیگر تمام غلط نظریات اور آلودگیوں سے نجات مل جائے اور یہ نماز کو سمجھ کر

پڑھے بغیر ممکن نہیں۔معنی ومفہوم کی گہرائی میں اُتر کرنماز کی ادائیگی روحانی خشیت کا موجب بن کرایمان کی پختگی کا سبب بنتی ہے، پروردگار نے ارشاد فرمایا:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ o الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ o﴾ (المومنون:23:1-2)

''یقیناً مراد کو پہنچ گئے وہ اہل ایمان جو اپنی نمازوں میں خشیت اختیار کرتے ہیں۔''

نماز فلاح وسعادت کی ضامن ہے، اسکی روح خشوع اور اسکی خصوصیت مداومت ہے۔نماز کے ذریعے اللہ کا قرب پانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ نماز کے ظاہری ارکان بھی عجلت کی بجائے تسلی سے ادا کئے جائیں۔ظاہری ارکان کی درستگی کے ساتھ ساتھ نماز کے باطن کے خشوع کی بھی بھرپور کاوش کی جائے۔نماز کے دوران توجہ نماز کے اندر رکھی جائے۔نماز کا معنی ومفہوم از بر کیا جائے اور توجہ الفاظ کے معنی ومفہوم پر رکھ کر خشوع وخضوع حاصل کیا جائے۔خشوع والی نماز سے انسان یقیناً اللہ کا قرب پا کر روحانی طور پر اللہ سے جڑ جاتا ہے۔

لیکن افسوس کہ ہم دنیا کا ہر کام سوچ سمجھ کر کرتے ہیں ،لیکن نماز اور قرآن بغیر سمجھے پڑھتے جاتے ہیں۔اگر واقعتاً اخروی نجات چاہیئے تو پھر آج ہی نماز میں موجود مواد کو سمجھنے کی فکر کریں۔

(۴)۔یادِ الٰہی سے قلوب کی گرمائش: نماز اپنے خالق کی یاد اسکے ساتھ تعلق تر و تازہ کر کے اپنی روحانی بیٹری چارج کرنے اور ایمان کی تازگی اور اطمینان وسکون پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔پروردگار نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا:

﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ o﴾ (سورہ طٰہٰ: آیت:14)

''اور نماز قائم کرو میری یاد کیلئے۔''

بالخصوص سجدے کی حالت میں بندہ مومن اللہ کو اپنے بہت قریب محسوس کر کے لذات حاصل کرتا ہے، جیسا کہ پروردگار نے فرمایا:﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب o﴾. (العلق:96: آیت:19)

''سجدہ کر اور (اپنے رب کے) قریب ہو جا۔''

یہ وہ عالم ہے جو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔وہی خوش نصیب اسکے بارے میں جانے جسے یہ کیفیات نصیب ہوں۔

نوٹ: یہ آیتِ سجدہ ہے، جب فرصت ہو سجدہ تلاوت کر لیجئے گا۔

(۵)۔**اتحادو یکجہتی:** نماز کا اگلا بڑا ہدف اہل ایمان کا وقفے وقفے سے ایک دوسرے سے میل ملاپ ہے، جس کیلئے مرد حضرات سے انفرادی نماز کی بجائے فرض نماز کی جماعت سے ادائیگی کا تقاضا کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد ایک دوسرے کے حال احوال سے آگاہی سمیت دنیوی مشکلات، اونچ نیچ، بیماری وپریشانی، ضروریات.... میں باہمی رہنمائی اور تعاون کے مواقع، وحدت ویگانگت کے جذبات کا فروغ اور ایک صحت مند اور فعال معاشرے کی تعمیر کرنا ہے۔ جماعت وقت کی پابندی، مساوات کا عملی مظاہرہ اور غرور وبرتری کے خاتمے کا باعث ہے۔ یہ اسلئے ہے کہ اطاعتِ امیر کا جذبہ پیدا ہو، اتحاد، نظم وضبط اور نیکیوں میں سبقت کی راہ ہموار ہو سکے۔ مزید یہ کہ: پنجگانہ باجماعت نماز، ہفتہ وار جمعہ اور عیدین کے مواقع پر اجتماعی اکٹھ، اصلاح وتزکیہ کے ساتھ ساتھ کفار پر رعب ودبدبہ کا موجب بھی ہے۔

اس مقصد کے حصول کیلئے مرد حضرات سے باجماعت نماز کا تقاضا کیا گیا ہے، لیکن افسوس کہ وہ لوگ جو باقاعدگی سے نمازِ پنجگانہ ادا کرتے ہیں، ان میں سے بھی کئی '**جماعت**' کا اہتمام نہیں کرتے۔ بلا عذر ترکِ 'جماعت' یا 'پہلی فرصت' میں ترجیح کے ساتھ نماز ادا نہ کرنا کتنا بڑا خسارہ ہے......؟ اس ضمن میں اختصار کے ساتھ یہاں چند انتہائی ضروری باتیں قلمبند کی جارہی ہیں، جبکہ قدرے تفصیلی آگاہی کیلئے دیکھئے ہماری تحریر: (مجموعہ تحاریر، باب:۸)۔

باجماعت نماز کا حکم ربانی: پروردگار نے انفرادی نماز کی بجائے جماعت سے ادائیگی کا حکم دیا:

﴿وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ٥﴾

''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ (یعنی جماعت کے ساتھ)۔'' (سورۃ البقرہ، آیت:43)

حالت خوف میں باجماعت نماز کا حکم ربانی: سورۃ النساء آیت:۱۰۲ میں اللہ تعالیٰ نے عین جنگ کی حالت میں بھی اپنے بچاؤ کا خیال کرتے ہوئے انفرادی نماز کی بجائے باجماعت نماز کا حکم نازل فرمایا ہے اور آنحضور ﷺ نے اس شدید مشکل حالت میں بھی جماعت سے نماز پڑھائی۔ تو پھر حالت امن میں ترک جماعت کیسے قابل قبول ہوگی.........؟ اسی آیت کے تحت امام منذرؒ لکھتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کا حالت خوف میں نمازِ باجماعت ادا کرنے کا حکم دینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ

حالت امن میں اسکا واجب ہونا مزید بڑھ جائے گا۔" (الاوسط فی السنن والاجماع والاختلاف 135/4)

نمازِ باجماعت کی منفرد نماز پر فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"باجماعت نماز منفرد نماز سے ستائیس گنا افضل ہے۔" (بخاری کتاب الاذان)

رینگ کر جماعت میں شمولیت: پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:

"عشاء اور فجر میں جو کچھ (اجر و ثواب) ہے، اگر لوگوں کو علم ہو جائے، تو وہ ان دونوں (نمازوں) میں ہاتھوں اور گھٹنوں یا سرین پر گھسٹتے ہوئے (جماعت میں) حاضر ہو جائیں۔" (صحیح بخاری کتاب الاذان)

کاش ہم اس بات پر غور کرنے والے اور اس سے سبق حاصل کرنے والے بن جائیں۔ (آمین)

بلاعذر بغیر جماعت نماز کا نہ ہونا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((من سمع النداء فلم یاء ته فلا صلاة له الا من عذر))

"جس شخص نے اذان سنی پھر (جماعت میں) حاضر نہ ہوا تو اسکی (اکیلے) کوئی نماز نہیں سوائے عذر کے۔" (سنن ابی داود کتاب الصلاۃ، نمبر: 547)

نمازِ باجماعت سے پیچھے رہنا (عملی) نفاق کی علامت: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"منافق لوگوں پر فجر اور عشاء سے گراں کوئی نماز نہیں، اگر انہیں ان دونوں نمازوں میں جو (اجر و ثواب) ہے، اسکا علم ہو جائے تو وہ دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں (یا سرین) پر گھسٹتے ہوئے (بھی) انکے لئے پہنچ جائیں۔" (صحیح بخاری کتاب الاذان)

ایک اور روایت کے مطابق آپ ﷺ نے منافقین کی متعدد نشانیوں میں سے ایک نشانی جماعت سے پیچھے رہنا بیان فرمائی، ارشاد فرمایا:

"بے شک منافقین کی نشانیاں ہیں جن کے ذریعے وہ پہچانے جاتے ہیں..........وہ مساجد کے قریب نہیں آتے، بلکہ دور رہتے ہیں (اور) نماز کے آخر ہی میں آتے ہیں (یعنی آغازِ جماعت کی بجائے جماعت میں بعد میں ملتے ہیں)۔" (مسند امام احمد نمبر: 7913، حسن)

جماعت چھوڑنے پر دلوں پر مہر: نبی کریم ﷺ نے امت کو خبر دار کیا کہ:

''لوگ ضرور جماعتیں (باجماعت نمازیں) چھوڑنے سے باز آجائیں وگرنہ یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے، پھر وہ ضرور غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔''

(سنن ابن ماجہ: 778، سندہ صحیح)

جماعت سے پیچھے رہنے والوں کو جلانے کا ارادہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''یقیناً میں نے پختہ ارادہ کیا کہ، میں اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ وہ لکڑیوں کا گٹھا جمع کریں، پھر میں ان لوگوں کے پاس آؤں جو بلا عذر نماز اپنے گھروں میں پڑھتے ہیں، تو انہیں (یعنی ان کے گھروں کو) ان پر خوب اچھی طرح جلا دوں۔''

(سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، بخاری، کتاب الاذان، 644)

پس معلوم ہوا بلا عذر جماعت کو ترک کرنا بہت بڑا خسارہ ہے۔ دلائل کی روشنی میں اہل علم نے بلا جماعت نماز کے درج ذیل عذر بیان کئے ہیں:

'سخت بیماری'، 'اپاہج'، 'دشمن کا خوف'، 'شدید بارش'، 'سخت کیچڑ'، 'نابینا (قاصد دستیاب نہ ہونا)'، 'بڑھاپا و لاغری'، 'شدید بیمار کی دیکھ بھال کہ چھوڑ کر جائے گا تو اسکی جان کا خطرہ'، 'قافلہ چھوٹ جانے کا ڈر'، 'عین جماعت کے وقت کھانے کا سامنے پیش ہو جانا' (نہ کہ خود کھانے تک پہنچ جانا)..... وغیرہ۔ رخصت لینے یا نہ لینے کا فتویٰ اپنے ہی دل لے لینا چاہیئے، کہ واقعی عذر ہے، سستی یا بہانہ......؟، ہوسکتا ہے نماز کیلیئے تو عذر لگ رہا ہو لیکن دفتر، بازار، سیر و تفریح کیلیئے کوئی خوف نہ ہو......... بلکہ قلب و جسم آمادہ ہو..........؟ نجات اسی میں ہے کہ: شب و روز کے معمولات کو اسطرح ترتیب دیا جائے کہ ہر نماز تکبیر اولیٰ (امام کی پہلی تکبیر) کے ساتھ ادا ہوتی جائے۔

خواتین: خواتین کا بنیادی دائرہ کار چونکہ گھریلو زندگی پر مشتمل ہے، اسلیئے ان پر مسجد میں باجماعت نماز تو فرض نہیں کی گئی، لیکن ترجیح کے ساتھ ہر نماز ''**اول وقت**'' میں ادا کرنا اسی طرح ضروری ہے جسطرح مردوں کیلیئے جماعت۔

نماز کی غایت سے آگاہی کے بعد، اب نماز کی اہمیت پر انتہائی اختصار سے دو چار ضروری دلائل ملاحظہ کریں۔

نماز کی اہمیت

اسلام میں داخلہ: نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان کفر سے اسلام میں داخل ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''پس اگر وہ توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔'' (التوبہ:9: آیت:5)

اسلام اور کفر و شرک کے درمیان حد فاصل: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مُنِيبِينَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَ اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ٥﴾

(روم:30: آیت:31)

''اسی (اللہ) کی طرف رجوع کئے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کرو اور (نماز قائم نہ کرکے) مشرکوں میں سے نہ ہوجاؤ۔''

اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ مسلمان نماز قائم کرتے ہیں جبکہ نماز کو قائم نہ کرنا مشرکوں کا کام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بین الرجل و بین الشرک والکفر ترک الصلاۃ))

(مسلم، کتاب الایمان، رقم:82)

''آدمی اور شرک یا کفر کے درمیان حد فاصل ترکِ نماز ہے۔''

نماز کا قیام: نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جس کا مطلب ہے: اہتمام (ظاہری اور باطنی خشوع، معنی و مفہوم) کے ساتھ، باجماعت ادائیگی اور نماز پر دوام اختیار کرنا۔

بے نمازی کا بُرا انجام: رسول اللہ ﷺ نے خبردار کیا:

''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اسکے لئے نماز بروزِ قیامت: نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی اور جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہوگا، نہ برہان اور نہ نجات۔ نیز قیامت کے روز اسکا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

(ابن حبان، رقم:1467: سندہ حسن)

کسی ایک نماز کا فوت ہوجانا: صرف ایک نماز کا فوت ہوجانا ایسا ہے جیسے مال اور اہل و عیال سب لُٹ جائے۔ آپ ﷺ نے تخصیص کے ساتھ نماز عصر کی بابت فرمایا:

''جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے، اس کی حالت اس شخص کی طرح ہے جس کا اہل وعیال اور مال واسباب سب ہلاک ہو گیا۔'' (متفق علیہ)

یعنی جس شخص کو کامل ایمان نصیب ہو اس کے نزدیک نماز کی اہمیت اسی طرح ہو گی جیسی کہ بیان ہوئی۔ نماز کے بارے میں جو شخص جتنا لا پرواہ ہو گا اتنا ہی ایمان ناقص ہو گا۔

سب سے پہلے نماز کا حساب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بروز قیامت بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اسکی نماز ہے۔ اگر نماز درست نکل آئی تو بندہ کامیاب و کامران ہو گا اور نماز خراب نکل آئی تو ناکام و نامراد ہو گا۔'' (ترمذی، الصلاۃ، رقم:413)

یعنی نماز نجات کا معیار ہے۔ اگر کسی کی زندگی نماز سے خالی ہے، تو اسکی ڈھیروں نیکیاں بھی شاید کام نہ آسکیں۔

سب سے اہم نماز: سیدنا عمرؓ نے فرمایا:

''تمھارے معاملاتِ دیدنی میں میرے نزدیک سب سے اہم نماز ہے۔ جو اسکی حفاظت و نگہداشت کرے گا وہ اپنے پورے دین کی نگہداشت کرے گا اور جو اسکو ضائع کردے گا وہ بقیہ دینی امور کو بدرجہ اولیٰ ضائع کردے گا۔'' (موطا امام مالک: کتاب قوت الصلوٰۃ، رقم:٦)

اخروی انعام: نماز کا اہتمام اخروی نجات، رب کی رضا، اللہ کی مہمانی اور بہت بڑے انعام واکرام کا موجب ہو گا، نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص صبح یا شام مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے۔'' (بخاری، الاذان، رقم:662، مسلم)

''اندھیروں میں مساجد کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت والے دن، کامل روشنی ملنے کی خبر سنادو۔'' (ابوداود، الصلاۃ، رقم:561، ترمذی)

سبحان اللہ! کیا ان عظیم سعادتوں کو سمیٹنے کیلئے ہمارے اندر شوق اور جذبہ پیدا نہ ہو گا؟

نماز میں دل کا نہ لگنا

عام طور پر انسان کا نماز میں دل نہیں لگتا، انسان تسلی سے ادائیگی کی بجائے اسے جلد ختم کر کے فارغ ہونا چاہتا ہے۔نماز میں دل لگانے اور اسے پانے کیلئے درج ذیل باتوں کو زندگی میں لانا ناگزیر ہے:

(۱)۔نماز کی طرف جانے سے قبل یہ نیت کریں کہ میں نے فوراً نماز ختم کرنے کی بجائے اس میں کچھ وقت گزارنا ہے، تاکہ شکر بجالایا جاسکے اور اللہ کے ساتھ تعلق پیدا ہو۔

(۲)۔دوران نماز یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس وقت مَیں زندگی کا سب سے اہم کام کر رہا ہوں۔دیگر وہ کام جن کیلئے شیطان مجھے نماز کو عجلت سے پڑھ کر جلد ختم کرنے پر اکسا رہا ہے وہ نماز سے کم اہمیت کے ہیں۔لہٰذا اس کام کو تسلی سے کرنے کے بعد ہی باقی کاموں کی باری ہے۔ان شاء اللہ اس سوچ کے پیدا ہوتے ہی شیطان کا زور ٹوٹ جائے گا۔اگر وقت کم ہے تو کم از کم فرائض کو تو اچھی طرح ادا کر لیا جائے۔

نماز کی سکون واطمینان سے ادائیگی کیلئے مذکورہ دو باتیں ہی کافی ہیں،لیکن مزید دو باتیں اور ہیں:

(۱)۔اس خیال سے نماز ادا کرنا کہ ہوسکتا ہے یہ زندگی کی آخری نماز ہو اور اسکے بعد مجھے یہ موقعہ نہ مل سکے۔اس تصور کے آتے ہی نماز میں دل لگنا شروع ہو جائے گا۔

(۲)۔نماز کے الفاظ کے معنی ومفاہیم اچھی طرح سے یاد کرنا اور ان کی طرف دیہان رکھنا۔الفاظ اسکے معنی ومفاہیم کے ساتھ چمٹ جانے سے نماز میں یکسوئی نصیب ہو جاتی ہے۔

پیارے دوستو! ساری کائنات کی ہم آہنگی و یک جہتی انسانی فطرت کو دعوت دیتی ہے کہ جب سب اللہ کی بندگی میں لگے ہوئے ہیں، تو انسان بھی اسکی بندگی کیلئے کمربستہ ہو جائے۔جب زمین کے جانوروں، جنگل کے درختوں، فضا کی چڑیوں، سمندر کی مچھلیوں اور آسمانوں کے تاروں ..... میں سے کوئی بھی اس کا باغی نہیں ہے، تو انسان جو اشرف المخلوقات ہے، وہ اللہ سے کیوں بغاوت کرے؟

﴿ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبۡعُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِيۡهِنَّ ﴾ (بنی اسرائیل:17: آیت:44)

''ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ان کے مابین ہے، سب اسی کی تسبیح بیان کرتے ہیں''

آئیں ہم بھی پنجگانہ نماز کے قیام واہتمام اور نماز کے مقاصد کو پا کر اپنے رب کی فرمانبرداری اور اسکے قرب میں آجائیں۔

نماز کی اہمیت، اسکے فوائد وبرکات سے تفصیلی آگاہی کیلئے دیکھئے ہماری تحریر: (مجموعہ تحاریر، باب:۷)

سچی سُچی رہنمائی(Pure Guidance)

پمفلٹ(Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت(نفس اور روح)	2	دین کی اصل (حصہ اول،دوم)
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتل ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت واصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ وتقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	صحبت و ماحول کا جادو
27	غایتِ صلوٰۃ (نماز کا مقصد)	28	مال واسباب کا دھوکہ
29	کامیاب خوداردنیاوی زندگی کا راستہ	30	

﴿آئیں دنیا وآخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔